افغانستان میں فضلاء حقانیہ کا کردار دیکھ کر دارالعلوم حقانیہ دیکھنے کا شوق پیدا ہوا

ایک برطانوی سکالر مسز آرا شیگ کی شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی مجلس میں حاضری

برطانوی خاتون جو کہ مغربی جرمنی کی عالمی خبر رساں ایجنسی کی نمائندہ مسز آرا شیگ (ARA SHEEG) ماسکو میں بھی برطانیہ کے سفارتخانہ میں کام کر چکی ہیں اور اس وقت پاکستان ٹوبیکو کمپنی لمیٹڈ (P.T.C) کے علاوہ دنیا بھر میں اس کمپنی کے ساٹھ بڑے کارخانوں کے چیئرمین کی ہمشیرہ ہیں، ۲ مئی ۱۹۸۳ء دارالعلوم حقانیہ تشریف لائیں اور حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے ملاقات کی۔ حضرت الشیخؒ سے ملاقات اور بعض امور پر گفتگو کے لیے کافی دن پہلے انہوں نے وقت مانگا تھا۔ مذکورہ خاتون روس کے اکثر اُن علاقوں اور ریاستوں کا دورہ کر چکی ہیں جہاں روسی استعمار نے بزور قبضہ اور اپنے نظریات کو مسلط کرنے کے بعد مسلمانوں کے مذہب، عبادت گاہوں و املاک کو تاراج ونیست و نابود کرنے کی بہیمانہ کوشش کی۔ چونکہ ان کی گفتگو کے بعض حصوں سے جہادِ افغانستان، دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور حضرت شیخ الحدیثؒ کی زندگی کے بعض اہم پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے، اس لیے قارئین کی دلچسپی و معلومات کے لیے پیشِ خدمت ہے۔ حضرت الشیخؒ اور برطانوی خاتون کے درمیان ترجمانی کے فرائض پی ٹی سی اکوڑہ خٹک کے جنرل منیجر جناب جیلانی صاحب نے ادا کیے۔

> میں نے سمرقند و بخارا اور اس کے ملحقہ علاقوں میں لوگوں سے دارالعلوم حقانیہ کے فُضلاء اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا بارہا ذکر سُنا، یہاں کے علماء افغانستان میں رُوسی فوجوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا اپنا ذاتی تجسس اور اشتیاق دارالعلوم حقانیہ میں لایا، اور اس طرح میری دیرینہ خواہش اور تمنا پوری ہوگئی۔

برطانوی خاتون نے روس کے علاقوں سمرقند و بخارا، ترکستان اور افغانستان میں مسلمانوں و مجاہدین کے روسی فوج، توپ و تفنگ، ٹینکوں، بمبار طیاروں سے معرکۃ الآراء ہونے کے مشاہدات سنائے تو حضرت الشیخؒ نے فرمایا کہ واقعۃً بعض یورپی خواتین بڑی دلیر اور بہادر ہوتی ہیں کہ عین محاذِ جنگ میں بموں اور گولوں کی گھن گرج میں جاکر حالاتِ جنگ معلوم کر لیتی ہیں اور مظلوم پر ظلم کے جو پہاڑ ڈھائے جاتے ہیں اس سے اقوامِ عالم کو آگاہ کر کے ان کے ضمیر کو جھنجھوڑ دیتی ہیں۔

برطانوی خاتون کے اس سوال پر کہ کیا دارالعلوم حقانیہ میں سمرقند، بخارا، ترکستان اور کابل و قندھار کے طلباء بھی پڑھ رہے ہیں، ان علاقوں کے رہنے والے طلباء کو بلا کر ان سے ملاقات کرائی گئی۔ اس ملاقات میں انہوں نے بیحد دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے ان طلباء سے یہاں آمد کا مقصد، تعلیم و تربیت، فراغت کے بعد اپنے اپنے علاقوں کو واپسی، مستقبل کے ارادوں اور پروگرام اور اس نوعیت کے دیگر اہم سوالات کیے۔

حضرت الشیخؒ اِس وقت جہادِ افغانستان میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور علماء کی ایک بہت بڑی جماعت میدانِ جہاد میں قیادت و امارت کا کردار ادا کر رہی ہے اور ہر محاذ پر لڑنے والوں میں پیش پیش ہیں۔

برطانوی خاتون برطانوی خاتون نے حضرتؒ کے اس ارشاد کی بڑی مسرت اور فراخدلی سے تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ جب میں روس میں برطانوی سفارتخانہ میں کام کرتی تھی۔ میں نے وہاں سمرقند و بخارا اور اس کے ملحقہ علاقوں میں لوگوں سے ملاقاتوں کے دوران دارالعلوم حقانیہ اور اس خطّہ کے علماء و فضلاء بالخصوص آپ (مولانا عبدالحق) کا بارہا ذکر سُنا، اس طرح میں جہادِ افغانستان میں یہاں کے پڑھے ہوئے علماء کی حیرت انگیز قائدانہ صلاحیتوں سے بھی اپنے ذاتی تجسس کی بناء پر خوب واقف ہوگئی اور اسی وجہ سے میرا یہ خیال تھا کہ دارالعلوم حقانیہ جو کہ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا مرکز ہے جس کے تعلیمیافتہ افغانستان میں روسی فوجوں سے ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں، اور اسی وجہ سے کافی عرصہ سے میرے دل میں دارالعلوم حقانیہ، آپ سے اور یہاں کے رہنے والوں کی ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوگیا تھا اور اس تمنا کی وجہ سے مضطرب رہتی۔ آج آپکی ملاقات سے یہ دیرینہ خواہش اور تمنا پوری ہوگئی۔

برطانوی خاتون نے مزید بتایا کہ میں نے بہت قریب سے بعض رُوسی مسلم علاقوں کو دیکھا ہے، چونکہ رُوس کا تسلط وہاں زیادہ تر مسلم علاقوں پر ہے، اور اب کافی عرصہ سے قدرت کا کچھ ایسا مظاہرہ ہو رہا ہے کہ ان

علاقوں میں اگر روسیوں کا ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو مسلمانوں کے تین، چار۔ تو گویا اس تناسب سے مسلم آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے، روس نژاد وہاں کے مسلمانوں سے تنگ آرہے ہیں اور اب وہ وقت دور نہیں جب وہاں کے مسلم نوجوان روسیوں کو اپنے علاقوں سے باہر نکال دیں گے۔

حضرت الشیخ رح | جہادِ افغانستان میں بھی علماء کرام اور مسلمان بے سرو سامانی اور نہتے ہونے کے باوجود جو کردار ادا کر رہے ہیں اس سے بھی روس کی اصل حقیقت دنیا پر واضح ہو چکی ہے، حالانکہ روسی قوت کو ساری دُنیا میں ایک ناقابلِ تسخیر طاقت اور ہوّا سمجھا جا رہا تھا مگر الحمدللہ ہمارے ان علماء کرام اور مجاہدینِ افغانستان اور دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء نے سر پہ کفن باندھے خدا کے فضل وکرم سے رُوسی قوت کا ایسا مقابلہ کیا کہ ساری دُنیا کے سامنے روسی استعمار و طاقت کا بھانڈا پھوٹ گیا۔

> اس وقت جہادِ افغانستان میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور علماء کی ایک بہت بڑی جماعت میدانِ جہاد میں قیادت و امارت کا کردار ادا کر رہی ہے اور ہر محاذ پر لڑنے والوں میں پیش پیش ہیں۔

مسز آراشیگ | خاتون نے تعجب سے پوچھتے ہوئے کہا کہ آپ کا یہ ادارہ دارالعلوم حقانیہ اس قدر وسیع وعریض احاطہ و عظیم الشان بلڈنگ پر مشتمل ہے، اور ایسے ہی تعلیم پانے والے قریبًا ۵۰۰ طلبہ جن کے قیام و طعام، پانی و بجلی اور دیگر بنیادی ضروریات بھی ادارہ کے ذمہ ہیں، اتنے اخراجات کہاں سے پورے ہوتے ہیں، حالانکہ آپ کا ادارہ حکومت کا تعاون اور ایڈ وغیرہ بھی قبول نہیں کرتا؟

> الحمدللہ الحمدللہ ہم نے آج تک خدا کے سوا کسی کے سامنے دست سوال نہیں پھیلایا

حضرت الشیخ رح | ہم مسلمانوں کا ایک خدا ہے اور ہمارا یقینِ کامل ہے کہ وہی پالنے والا اور رزق دینے والا ہے۔ اس ذاتِ برحق نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (الآیۃ) ہمارا یہ ادارہ، اس کے طلباء، اساتذہ، فضلاء اُسی واحدہٗ لاشریک خدا کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے سارا سال اپنے تعلیمی و تدریسی کام اور پھر تعلیم سے فراغت کے بعد تبلیغ، خدمتِ دین، جہاد اور اعلائے کلمۃ اللہ میں منہمک اور مصروف رہتے ہیں۔ خداوند کریم ان کے لیے رزق اور معاش کے اسباب غیب سے مہیا کر دیتے ہیں۔ الحمدللہ الحمدللہ ہم نے آج تک خدا کے سوا کسی کے سامنے دستِ سوال نہیں پھیلایا۔ آپ جو تقریبًا ساٹھ کارخانوں سے تعلق رکھتی ہیں اور آپ کے ساتھ پی ٹی سی اکوڑہ خٹک کے مینجر صاحب اور دیگر افسران تشریف فرما ہیں کیا آپ یا آپ کے ان رُفقاء سے میں نے یا دارالعلوم کے کسی نمائندہ نے آپ کے ہاں آکر کسی بھی عنوان سے دارالعلوم حقانیہ کی معاونت کے سلسلہ میں کچھ طلب کیا ہے؟ ہرگز نہیں! ہمارا "ویرزقہ من حیث لایحتسب" پر ایمان بھی ہے اور شبانہ روز کا مشاہدہ بھی۔

برطانوی خاتون نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے باوجود ضعف وکمزوری کے ملاقات وگفتگو کی تکلیف دہی پر معذرت چاہی۔ ملاقات کے بعد مذکورہ خاتون نے دارالعلوم کے تمام شعبوں کو بنظرِ تحقیق دیکھا، کتب خانہ میں بعض نوادرات دیکھ کر بے حد خوش ہوئیں۔ دارالحفظ والتجوید کے بعض چھوٹے طلباء نے قرآن مجید کی کچھ آیات سُنائیں، آپ نے ادب و احترام سے سُنا۔ اور اسلام کی عظیم نشرگاہ کے بلا کسی ظاہری اسباب کے ترقی کو دیکھ کر خوشگوار و تعجب انگیز تاثرات کے ساتھ موصوفہ واپس چلی گئیں۔

(رپورٹنگ مولانا عبدالقیوم حقانی)

بقیہ صفحہ ۶۹۶ سے: محاذِ جنگ اور فضلائے حقانیہ

ساتھ دولت آباد کے ایک معرکہ میں چھ افراد ہلاک اور پندرہ زخمی ہوئے دوسرے دن بھی کیمونسٹوں نے شکست فاش کھائی ان کے ایک سو پانچ افراد مارے گئے اور دو سو سے زائد زخمی ہوئے۔

صوبہ تخار میں مجاہدین نے خواجہ غار کے مقام پر دہریوں کے ساتھ زبردست جھڑپ کے دوران ۱۲۳ افراد ہلاک کئے اور مجاہدن کو بہت سا غلہ اور گولیاں ہاتھ آئیں۔ اس طرح کے ایک اور مقابلہ میں ۲۰ افراد مارے گئے اور تحصیل خواجہ غار کے فتح کے دن کارمل انتظامیہ کے چار افسران اعلیٰ ہلاک کئے گئے ایک سو پچاس ہزار افغان کرنسی، چھ ہزار گولیاں اور ۹۰۰ بوری کھاد مجاہدین کو غنیمت میں ملا۔

کفرک بہارک مقام پر مجاہدین اور کیمونسٹوں کا مقابلہ ہوا پانچ گھنٹے تک لڑائی جاری رہی جس میں ۴۰ افراد کارمل انتظامیہ کے ہلاک ہوئے اور مجاہدین میں سے تین آدمیوں نے جام شہادت نوش کیا۔

خواجہ غار میں مجاہدین نے اور خلقیوں کے درمیان پھر آمنا سامنا ہوا خلقیوں کی ۲۰ گاڑیاں جلا دی گئیں اور ٹو ٹینک تباہ کر دئے گئے۔